حضرت سلطان المشائخؒ کی
قرآن و حدیث پر گہری نظر

مولانا سید اخلاق حسین قاسمی دہلوی

ناچیز نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے ملفوظات (فوائد الفواد) پر خدا تعالیٰ کی توفیق و اعانت سے جو تحقیقی کام انجام دیا ہے اس کے دو اہم باب قارئین حکمت قرآن کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے مقدمہ کتاب کا خلاصہ نقل کرتا ہوں تاکہ اس کتاب کا مختصر تعارف ہو جائے۔

فوائد الفواد ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ (وفات ۱۳۲۵ء) کو عام طور پر تصوف کی مروجہ کتابوں کی سطح پر سمجھا گیا اور اس اہم کتاب کو تصوف کی ایک عام کتاب سمجھ کر اس پر توجہ نہیں کی گئی۔ طبقہ صوفیاء کی بات نہیں کر رہا' بلکہ اہل علم سے شکایت کر رہا ہوں' حالانکہ شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اس کتاب کو صوفیاء چشت کا دستور العمل فرمایا کرتے تھے۔ اس کتاب کی ٹھوس علمی حیثیت کی طرف غالباً سب سے پہلے حیات شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے فاضل مصنف ڈاکٹر خلیق احمد نظامی نے علماء کو متوجہ کیا اور یہ لکھا:

> "کشف المحجوب کی سطریں جن ہاتھوں نے لکھی ہیں اور فوائد الفواد کے جملے جس زبان سے بولے گئے ہیں ان کے عظیم المرتبت (عالم) ہونے میں شبہ کرنا علم و دیانت کے خلاف ہے۔ فوائد الفواد پڑھتے وقت تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ علم حدیث کا ایک ناپید اکنار سمندر موجیں مار رہا ہے"(ص ۳۸)

۱۹۸۴ء کا واقعہ ہے کہ یہ ناچیز شیخ علیہ الرحمہ کے ملفوظات (فوائد) کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اسمیں صَدَقَۃ (خیرات) اور صَدُقۃ (مہر) کی نہایت علمی اور حکیمانہ تحقیق نظر سے گزری اور یہ زمانہ ہندوستان میں مسلم پرسنل لاء کی تحریک کا تھا۔ شیخ علیہ الرحمۃ نے ان دونوں لفظوں کے اصل مادہ صدق (سچائی) کے حوالہ سے عورت کے مہر کو مرد و عورت کے ازدواجی رشتہ کی سچائی اور اخلاص کا نشان اور محبت و مروت کی علامت قرار دے کر عورت کے اخلاقی مقام کی اہمیت واضح کی ہے۔ ایک صوفی کے حوالہ سے اس تحقیق کی اشاعت پر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا

اور اسے بڑا پسند کیا گیا۔ واقعی ایسا معلوم ہوا کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے آج ہی کے حالات کے لئے یہ تحقیق پیش کی تھی۔ اس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔ پھر ایک منامی بشارت کا واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی توفیق نے اس حقیر کو اس کتاب پر تحقیقی کام کرنے پر متوجہ کر دیا اور الحمد للہ پانچ سو صفحے کی کتاب تیار ہو گئی۔

اہل علم دیکھیں گے کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے دراصل اپنے افادات میں شریعت اور طریقت کے درمیان پیدا ہونے والے بُعد کو ختم کرنے کی خاموش کوشش کی ہے اور یہ وہ کام ہے جو دوسری صدی ہجری میں امام احمد ابن حنبلؒ نے انجام دیا' جس کی تفصیل میں نے اپنے مفصل مقدمہ میں کی ہے۔ فقہاء اور صوفیاء کے درمیان جو مسائل مختلف فیہ ہیں شیخ علیہ الرحمۃ نے ان مسائل کو ایک صوفی کے انداز سے محدّثانہ اصول پر حل کیا ہے۔ مثلاً سماع کے جواز و عدم جواز کی بڑی بحثیں ہیں لیکن شیخ ؒ سماع کو کلام حسن یعنی خدا کی حمد اور نبی ﷺ کی نعت کے معنی میں لیتے ہیں اور کلام حسن کے ساتھ مزامیر کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ البتہ صوفیاء کرام کی حکایات میں اس کا ذکر کرتے ہیں' لیکن خود اپنا مسلک اس سے مختلف ظاہر کرتے ہیں۔ شریعت کی اتباع کو محبت کے شوق پر اہمیت اور اقدمیت دیتے ہیں اور شریعت کی قید سے آزاد محبت کو غلط فرماتے ہیں۔ تفسیر قرآن میں صوفیاء کی اشاراتی تفاسیر سے اتفاق نہیں کرتے بلکہ قرآن' لغت اور حکمت کی روشنی میں تفسیری لطائف پیش کرتے ہیں۔

پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم نے "تاریخ تصوف" میں صوفیاء کرام کی عام کتابوں میں الحاق اور اضافہ کے ثبوت میں بڑی محنت و کاوش سے کام لیا ہے لیکن فوائد الفواد میں چشتی صاحب کو صرف ایک فقرہ شیخ علیہ الرحمۃ کا ایسا ملا ہے جو مولانا نور ترک کی تعریف میں ہے اور اس ایک فقرہ کو چشتی صاحب نے "طبقاتِ ناصری" پر اعتماد کر کے قابل اعتراض قرار دیا۔ اس کی وضاحت تو اس ناچیز نے اصل کتاب میں کی ہے لیکن یہاں اتنی وضاحت ضروری ہے کہ چشتی صاحب جیسے دقیق النظر ناقد کو بھی فوائد الفواد پر اس سے زیادہ گرفت کا موقعہ نہیں مل سکا ہے۔ البتہ چشتی صاحب نے شیخ ؒ کے ملفوظات (سیرالاولیاء) کی بعض روایات پر سخت تنقید کی ہے اور وہ بجا ہے اور نہایت معقول ہے' لیکن شیخ ؒ کے ملفوظات کو جس تحقیق و احتیاط کے ساتھ شیخ حسن سنجری نے مرتب کیا ہے وہ احتیاط امیر خورد سے نہیں ہو سکی کیونکہ بقول حضرت محدث دہلوی خواجہ حسن سنجری خود بڑے پائے کے عالم اور محقق تھے۔

فوائد الفواد کی ۱۸۸ مجلسوں میں شیخ علیہ الرحمۃ نے اسلامی عقائد' توحید' نبوت و آخرت' عبادات' معاملات و اخلاق اور اخلاص و محبت کے تمام اصولی اور جزوی مسائل پر نہایت واضح گفتگو فرمائی ہے' جس سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کا یہ ارشاد واضح ہو جاتا ہے کہ فوائد الفواد چشتی صوفیاء کا مستند اسلامی دستور العمل ہے۔

علماء حق اور موجودہ صوفیاء اور اہل خانقاہ کے درمیان جو نہایت گہری خلیج پیدا ہو گئی ہے اسے دیکھ کر یہ ناچیز اہل توحید علماء سے گزارش کرتا ہے کہ وہ ان صوفیاء پر اس کتاب کو اتمام حجت کے طور پر کام میں لائیں اور اس طبقہ میں جو سلجھے ہوئے ذہن کے حضرات ہیں امید ہے کہ وہ اعتدال کی راہ پر قائم ہو جائیں گے کیونکہ چشتی صوفیاء میں حضرت سلطان المشائخ کا علمی اور روحانی دونوں پہلوؤں سے خاص مقام ہے۔ اور حقیقت میں انہیں مقبولیت اور محبوبیت عوام کی فضیلت حاصل ہے۔

فوائد الفواد پر سات سو برس کے بعد ایک دیو بندی طالب علم کا یہ تحقیقی کام ملک کے بعض سنجیدہ ذہن صوفیاء کو جہاں بہت پسند آیا وہیں خانقاہی رسم میں مبتلا صوفی حلقوں میں بے چینی کے آثار محسوس ہوئے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سلطان المشائخ کی تعلیمات میں ان مروجہ مراسم کے حق میں کوئی تائید نہیں بلکہ تردید ہے۔ بہرحال کتاب کا یہ تعارف حکمت قرآن کے ذریعہ اس امید پر کرا رہا ہوں کہ پاکستانی احباب اس کی اشاعت پر توجہ کریں گے' جس طرح میرے کرم فرما مولانا سعید الرحمٰن علوی مدظلہ کی کرم فرمائی سے اس طالب علم کی کئی اہم تفسیری اور تحقیقی کتابیں پاکستان سے شائع ہو چکی ہیں اور اصل نسخہ موضح قرآن کا کراچی میں زیر طبع ہے۔

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب زید مجدہم کا اتنا کرم ہی کیا کم ہے کہ موصوف میری طالب علمانہ تحریروں کو اپنے موقر ماہناموں میں شائع فرما دیتے ہیں۔ میں تو موصوف کے اس احسان کا بدلہ بھی نہیں چکا سکتا بلکہ ہندوستان میں بیٹھ کر ان کے مختلف مضامین اور تبصروں کو ہندوستانی اخبارات میں شائع کرا کر انہیں ایک خاص حلقہ کے طعن و طنز کا نشانہ بنانے کی سعی نامبارک انجام دیتا ہوں اور میرا مقصد اس سے یہ ہے کہ ہندوستان والے پاکستان کی مذہبی قیادت کے امن پسندانہ اور معقول دینی رجحانات سے بھی واقف ہوں اور جذباتی قیادت کے مظاہرے ہی اس کا ہدف نہ بنیں۔ جیسا کہ میں نے ڈاکٹر صاحب کے وقیع تبصرے "احیائی تحریکوں میں تشدد

اور دہشت گردی کا رجحان" کی اشاعت کی اور ہندوستان کے کئی اخبارات نے اس کی اشاعت میں حصہ لیا۔ اب خدا کرے کہ میں ڈاکٹر صاحب سے جلد ملاقات کی سعادت حاصل کروں اور دیکھوں کہ ڈاکٹر صاحب میری اس حرکت سے کتنے ناراض ہیں۔

برصغیر میں پنجاب کی سرزمین کو قدرت نے جذبات و جوش کی غیر معمولی قوت سے نوازا ہے۔ عملی میدان ہو یا علمی میدان، پھر اعتقادی سطح پر اہل توحید ہوں یا اہل بدعت، اور اہل سنت ہوں یا اہل تشیع، ہر حلقہ اس قوت کو اپنے اپنے مشن کی دعوت میں بے باک ہو کر صرف کرتا ہے۔ اس لئے اس خطہ کے اہل محبت کو بڑے اعتدال و احتیاط سے صحیح سمت دینے کی ضرورت ہے۔ اس جذبہ سے ٹکرا کر نقصان کے سوا فائدہ کی کوئی صورت نہیں کیونکہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی محبت کی روح سے خالی ہو کر ایک رسمی فعل رہ جاتا ہے۔

(جاری ہے)

● ایک مسلمان کی انفرادی و اجتماعی ذمہ داریاں کون کون سی ہیں؟
● دعوت و تبلیغ اور غلبہ دین کی جدوجہد اضافی نیکی کے کام ہیں
یا بنیادی فرائض میں شامل ہیں؟
ان موضوعات پر ایک مختصر لیکن نہایت جامع کتابچہ

دینی فرائض کا جامع تصوّر

از: ڈاکٹر اسرار احمد

عمدہ کمپیوٹر کتابت ● صفحات ۴۸ ● قیمت: اشاعت خاص ۸/-، اشاعت عام ۴/-

شائع کردہ: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، ۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور